الفاظ ختم نہیں ہوئے

الرسالہ اپریل ۱۹۸۳ (آخری سفر) کے بارہ میں ہم کو کئی خطوط ملے ہیں جن میں شکایت کی گئی ہے کہ اس شمارہ میں "کچھ مضامین دوبارہ چھاپ دئے گئے ہیں" ایسے لوگوں سے ہم کہیں گے کہ آپ نے ابھی اس شمارہ کو نہیں پڑھا۔ اگر آپ واقعتاً اس کو پڑھتے تو آپ کے ہوش وحواس گم ہو جاتے۔ اس شمارہ میں زندگی

[illegible]

کھجوریں پھینک دیں اور لڑائی میں کود پڑے، یہاں تک کہ قتل کر دیئے گئے۔

جو شخص دنیا کے معاملہ میں سنجیدہ ہو اس کے پاس غیر متعلق چیزوں میں الجھنے کا وقت نہیں ہوتا اسی طرح جو شخص آخرت کے معاملہ میں سنجیدہ ہو وہ ایسی چیزوں میں الجھنا کبھی پسند نہیں کرے گا جو اس کو آخرت کے نشانے سے دور کر دے۔ "دہلی" سے امرتسر جانے والا کلکتہ کے رخ پر سفر نہیں کرتا۔ اسی طرح آخرت کا مسافر کبھی ان راستوں میں نہیں دوڑے گا جو اس کو آخرت کی منزل سے دور کر دینے والی ہو۔

...سلوب میں اسلامی لٹریچر

وحید الدین خاں کے قلم سے

اسلامی دعوت	4/-
خدا اور انسان	4/-
حل یہاں ہے	6/-
سچا راستہ	2/-
دینی تعلیم	4/-
حیاتِ طیبہ	4/-
[illegible]	4/-
[illegible]	4/-
[illegible]	25/-

دین کیا ہے	3/-
قرآن کا مطلوب انسان	6/-
تجدیدِ دین	4/-
اسلام دینِ فطرت	4/-
تعمیرِ ملت	4/-
تاریخ کا سبق	4/-
مذہب اور سائنس	8/-
عقلیاتِ اسلام	4/-
فسادات کا مسئلہ	3/-
انسان اپنے آپ کو پہچان	3/-
تعارفِ اسلام	4/-
اسلام پندرھویں صدی میں	4/-
راہیں بند نہیں	4/-
ایمانی طاقت	4/-
اتحادِ ملت	4/-
سبق آموز واقعات	4/-
زلزلۂ قیامت	6/-
حقیقت کی تلاش	4/-
پیغمبرِ اسلام	4/-
آخری سفر	4/-

الرسالہ انگریزی

	Rs
تذکیر القرآن جلد اول	100/-
" جلد دوم	100/-
اللہ اکبر	40/-
پیغمبرِ انقلاب	30/-
مذہب اور جدید چیلنج	35/-
عظمتِ قرآن	25/-
الاسلام	25/-
ظہورِ اسلام	25/-
اسلامی زندگی	20/-
احیاءِ اسلام	20/-
رازِ حیات (مجلد)	45/-
صراطِ مستقیم	25/-
خاتونِ اسلام	35/-
سوشلزم اور اسلام	25/-
اسلام اور عصرِ حاضر	20/-
حقیقتِ حج	25/-
اسلامی تعلیمات	20/-
تبلیغی تحریک	15/-
تعبیر کی غلطی	35/-
دین کی سیاسی تعبیر	10/-

God Arises	Rs. 45/-
Muhammad The Prophet of Revolution	50/-
... and Science	25/-
...ment	20/-
...d God	4/-
...s of Islam	5/-
[illegible]	5/-
...adise	5/-
[illegible]	5/-
[illegible]	4/-
...ar	4
[illegible]	2/-

Rs.

الرسالہ سی ۲۹ نظام الدین

کے اندر چل رہی ہیں، وہ تقریباً بلا استثناء خارج اورینٹڈ ہیں۔ اس کے بعد میں نے وہ حدیث سنائی جس میں بتایا گیا ہے کہ "قلب" کی اصلاح پورے "جسم" کی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ اور قلب کا بگاڑ پورے جسم کے بگاڑ کا ذریعہ۔

یہ ہے وہ اصلی فرق جو تبلیغی جماعت اور دوسری جماعتوں میں پایا جاتا ہے۔ نہ کہ وہ شخصی اور جزئی باتیں جو آپ نے فرمائیں۔ پھر میں نے کہا کہ میں نے قرآن و حدیث کا جو مطالعہ کیا ہے، اس کے مطابق میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ داخل اورینٹڈ طریقہ ہی پیغمبرانہ طریقہ ہے۔ اس کے برعکس خارج اورینٹڈ سرگرمیاں جن میں لوگ مشغول ہیں وہ سراسر غیر پیغمبرانہ ہیں۔ اس قسم کی خارجی سرگرمیوں سے نہ اب تک کوئی حقیقی دینی کام ہوا ہے اور نہ آئندہ ہو سکتا ہے۔ جو لوگ ان خارجی سرگرمیوں سے اعلیٰ نتائج کی امید کر رہے ہیں وہ ببول کے درخت سے آم کی فصل کی امید کئے ہوئے ہیں۔ ایسی امید خدا کی اس دنیا میں کبھی پوری ہونے والی نہیں۔

ستنا میں ایک اندوہناک تجربہ سامنے آیا۔ ایک مسلمان بزرگ مجھ سے ملے۔ وہ ساٹھ سال کی عمر میں ۸۰ سال کے معلوم ہو رہے تھے۔ بدن پر معمولی کپڑا تھا۔ اور سوکھے چہرے پر ہڈیاں نمایاں ہو رہی تھیں۔ انھوں نے کہا: "حضرت، میرے لئے دعا فرمائیں"۔ میں نے کہا، اللہ آپ کی مدد فرمائے۔ انھوں نے بتایا کہ میرے یہاں دو بچیاں ہیں۔ ان کی شادی کا مسئلہ سر پر ہے۔ آجکل شادی پیسہ سے ہوتی ہے۔ مگر میرے پاس پیسہ نہیں۔ چار بڑے لڑکے ہیں۔ وہ اچھی کمائی کر رہے ہیں، لیکن سب کے سب مجھ سے الگ ہیں۔ ان سے کسی مدد کی امید نہیں۔ مجھے ان کے حالات سن کر بہت دکھ ہوا۔ اور اپنے دل میں دیر تک ان کے لئے دعا کرتا رہا۔

یہ مسلمان درحقیقت موجودہ مسلم سماج کی تصویر تھا۔ موجودہ مسلم سماج اپنوں کے ظلم اور خود غرضی اور غیر شرعی رسم و رواج کے نیچے پس رہا ہے۔ مگر کوئی مسلمان اپنے ان ستم رسیدہ بھائیوں کا ساتھ دینے والا نہیں۔ البتہ غیروں کی طرف سے اگر شریعت میں مداخلت کا کوئی شوشہ مل جائے تو ساری قوم جوش و خروش سے بھر جاتی ہے۔ اپنوں کی ہزاروں گنا بڑی مداخلت سے شریعت اسلامی کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں مگر اس قسم کی باتوں پر مسلمانوں کے درمیان کوئی حرکت پیدا نہیں ہوتی۔

قوم کے سطحی لیڈروں نے بھی قوم کے مزاج کے ساتھ سمجھوتہ کر رکھا ہے۔ وہ مسلم سماج کے داخلی

حق کی دعوت

حضرت موسیٰ کو خدا نے فرعون کے سامنے دعوتِ حق کے لیے مقرر کیا تو بشری تقاضے کے تحت ان کے اندر کچھ گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ خدا نے فرمایا تم جاؤ، میں تمھارے ساتھ ہوں اور سب کچھ سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں (لا تخافا انني معكما اسمع وارى) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں ارشاد

اصلاح پیدا نہیں کرتی۔ اس بات کو میں نے مختلف مثالوں کے ذریعہ واضح کیا۔

۲۸ مارچ کی شام کو وینکٹ بھون میں پروگرام تھا۔ اس میں مسلم اور غیر مسلم تعلیم یافتہ لوگ شریک تھے یہ ہال راجہ وینکٹ رمن سنگھ کا بنوایا ہوا ہے جو موجودہ راجہ مارتنڈ سنگھ (ایم پی) کے والد تھے۔ اس ہال کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں چار شیر بھس بھرے ہوتے (Stuffed) رکھے ہوئے ہیں۔

یہاں میری تقریر کا موضوع "اسلام اور انسانی برابری" تھا۔ اس میں قرآن و حدیث کی تعلیمات بتائی گئیں اور ان کو مختلف مثالوں سے واضح کیا گیا۔ ایک بنیادی بات میں نے یہ کہی کہ انسانوں کے درمیان ہمیشہ فرق ہوتا ہے، کوئی بڑا ہوتا ہے اور کوئی چھوٹا، کوئی طاقتور ہوتا ہے اور کوئی کمزور۔ اسی سے نابرابری کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔ اس نوعیت کی نابرابری سماج میں ہمیشہ باقی رہے گی۔ انسانوں کی کاٹ چھانٹ کرکے آپ انھیں برابر نہیں کر سکتے، جیسا کہ کمیونزم نے ناکام طور پر کرنے کی کوشش کی۔

انسانوں کے درمیان برابری قائم کرنے کی عملی صورت صرف یہ ہے کہ ان کے درمیان ایسی ہستی کو کھڑا کر دیا جائے جس کے آگے سب اپنے کو چھوٹا محسوس کرنے لگیں۔ خدائے برتر کا عقیدہ یہی کام کرتا ہے۔ کسی سماج میں اگر خدا کی بڑائی زندہ عقیدہ کے طور پر آجائے تو وہاں اپنے آپ برابری اور مساوات کا ماحول قائم ہو جائے گا۔ کیوں کہ انسان آپس میں ایک دوسرے سے بڑے ہیں، مگر خدا کے مقابلہ میں کوئی بڑا نہیں۔

میں نے کہا کہ اس ہال میں چار مردہ شیر موجود ہیں۔ مگر موجودہ حالت میں وہ ہمارے اندر ہلچل پیدا نہیں کرتے۔ لیکن اگر ایسا ہو کہ چار زندہ شیر یہاں داخل ہو کر دھاڑنے لگیں تو معاملہ بالکل دوسرا ہوگا۔ آپس میں لوگ نابرابر ہیں، مگر زندہ شیر کے مقابلہ میں تمام لوگ برابر۔ ایک لطیفہ ہے کہ کچھ اونٹ آپس میں بحث کر رہے تھے کہ کون زیادہ اونچا ہے۔ چوں کہ ہر ایک میں تھوڑا تھوڑا فرق تھا۔ اس لئے فیصلہ نہیں ہو رہا تھا۔ کسی نے ان اونٹوں کو لے جا کر پہاڑ کے سامنے کھڑا کر دیا۔ اب سب اونٹ چپ ہو گئے، کیوں کہ جہاں پہاڑ آجائے وہاں کوئی اونٹ بڑا نہیں رہ جاتا۔

جب شیر اور پہاڑ لوگوں کے اونچ نیچ کو ختم کر دیتے ہیں تو وہ خدا جو تمام شیروں کا اور تمام پہاڑوں کا خالق ہے، اس کی موجودگی کا احساس لوگوں کو کتنا زیادہ متاثر کرے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ